126367 ـ ميلاد كى مناسب سے كروڑوں درود جمع كرنے كى بدعت

سوال

ميں درج طريقہ سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر دورد پڑھنے كى مشروعيت معلوم كرنا چاہتا ہوں طريقہ يہ ہے:
ہر شخص اپنے جاننے والوں اور عزيز و اقارب ميں ايك محدود تعداد ميں درود پڑھنا تقسيم كرتا ہے پھر وہ اپنے عزيز و اقارب اور جان پہچا نركھنے والوں سے يہ درود ايك صفحہ ميں جمع كرتا ہے تا كہ سب شريك ہوں، مثلا كوئى ايك طالب علم محلہ ميں جا كر ہر گھر كے دروازے پر دستك دے كر ہر فيملى سے ايك ہزار يا اس سے زائد بار درود پڑھنے كا كہتا ہے
اور انہيں كہتا ہے كہ ميں ايك ہفتہ بعد آ كر آپ سے يہ درود لے جاؤنگا جتى تعداد بھى ہو گى، چنانچہ كچھ لوگ ايك ہزار پورا كر ليتے ہيں اور كچھ اس سے زيادہ بھى كر ليتے ہيں تو اس طرح وہ تقريبا ڈيڑھ كروڑ درود كر ليتا ہے، اور اسى طرح سكول كے ہر طالب علم پر بھى پانچ درود تقسيم كيا جاتا ہے تو اس طرح تين كروڑ جمع ہو جائيگا، كيا آپ كے ليے اس موضوع كے متعلق كچھ لكھنا ممكن ہے تا كہ جن مجالس ميں يہ كام ہوتا ہے وہاں پيش كيا جائے اور اس كا رد پيش كريں، اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ سب كو اچھے عمل كرنے كى توفيق نصيت فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص كو بھى سنت اور اس كے احكام كا علم ہے، اور وہ سنت نبويہ كے نور سے منور ہوا اور اس كے سائے ميں راحت اختيار كى ہے، اور اس نے شريعت اور اتباع و پيروى كى خوشبو سونگھى ہے اس كو يہ علم ہو گا كہ سوال ميں وارد افعال جيسے عمل كرنا بدعت اور گمراہى ہے، اور وہ اس طرح كے عمل كر كے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا محب مسلمان نہيں ہو سكتا وگرنہ اس طرح كے عمل سے ابو بكر صديق اور باقى صحابہ كہاں رہ گئے ؟

اور اس طرح كے عمل سے سعيد بن مسيب اور باقى تابعين كہاں رہے ؟

اور پھر آئمہ اربعہ اس طرح كے عمل سے كہاں رہ گئے ؟

ان سب ميں سے كوئى بھى ايسا نہيں جس نے ايسا عمل كيا بلكہ اس كے قريب بھى گيا ہو.

جى ہاں اللہ سبحانہ و تعالى نے ہميں اپنے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر درود پڑھنے كا حكم ديا ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كى ترغيب دلائى ہے، ليكن حقيقى محب اور اجرعظيم كى رغبت ركھنے والوں ميں سے

کسی ایك نے بھی ایسا عمل نہیں اور نہ ہی اس طرح کا کوئی اور عمل جس شریعت سے ثابت نہ ہو.

اس طرح بکا شیڈول بنانے اور اسے سکولوں اور گھروں اور مجلسوں میں تقسیم کرنا یہ سب اوقات کا ضیاع ہے جس میں کوئی فائدہ نہیں، اور عمر کی تباہی کا باعث ہے؛ بلکہ یہ تو دینی طور پر گمراہی ہے عقلی طور پر بےوقوفی ہے!!

اگر وہ اتباع و پیروی کا معنی جانتے ہوتے تو ان کے لیے اس جدوجھد کو کسی فائدہ مند کام میں لگانا ممکن تھا، مثلا وہ لوگوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ رہن سہن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا طریقے تھے کی تعلیم دیتے، اور لوگوں کو سکھاتے کہ وضوء کیسے کرنا ہے، نماز کس طرح ادا کرنی ہے، اور لوگوں کو سود خوری سے دور رہنے کی ترغیب دلاتے، اور نماز باجماعت سے پیچھے نہ رہنے کی ترغیب دلاتے.

بلکہ جو لوگ نماز ادا ہی نہیں کرتے انہیں نماز کی طرف آنے کا کہتے، اور عورتوں کو بےپردگی اور بے حیائی اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہتے اور اس کے علاوہ بہت ساری اشیاء ہیں جو اس کی محتاج تھی کہ اس میں اس جدوجھد کو صرف کیا جاتا، جس کی بنا پر دین اسلام کا پیغام بڑے اچھے طریقہ سے لوگوں تك پہنچتا جو اس سے غافل ہیں، اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو چکے ہیں.

لیکن ایك بدعتی کو ان عظیم کاموں کی توفیق کہاں کیونکہ وہ تو صحیح اتباع و پیروی کو ایك مذاق کی نظر سے دیکھ رہا ہے، اور شرعی محبت کو جہالت کی نظر سے؟!.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (101856) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور درود شریف کا معنی کیا ہے اس کو سمجھنے کے لیے آپ سوال نمبر (69944) کے جواب کا مطالعہ کریں.

یہ لوگ کئی قسم کی بدعات میں پڑے ہوئے یا پھر ایك ہی بدعت میں کئی اعتبار سے بدعت کہلاتی ہے وہ یہ کہ:

1 ـ انہوں نے یہ درود جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے رکھا ہے، اور یہ مناسبت خود بدعت ہے.

اس بدعت کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

2 ـ ان کا یہ درود ایك معین تعداد میں محدود کرنا اور اس کا اپنے اور لوگوں کے لیے کرنا، حالانکہ شریعتا سلامیہ اس کا وجود نہیں ملتا، اور مسلمان شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایك بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتین نازل فرماتا ہے، جیسا کہ سوال میں وراد شدہ حدیث میں ہے ـ حالانکہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں کلام کی گئی ہے ـ اور اس پر جو زیادہ کیا ہے وہ اس پر ہے، اور مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ

کسی ایسے ذکر کو جو کسی متعین عدد میں بیان کیا گیا ہے وہ اسے مطلق کر دے، اور اسی طرح اس کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ کسی مطلق ذکر کو اپنی عقل سے متعین عدد میں محدود کر دے.

اور یہ لوگ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے اس قول کے کتنے زیادہ حقدار ہیں جو انہوں نے ان بدعتیوں کے اسلاف کے متعلق فرمایا تھا:

" تم اپنے گناہ اور غلطیاں شمار کرو، اور میں تمہارا ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں کی جائینگی "

اسے دارمی نے سنن دارمی کے مقدمہ میں روایت کیا ہے (204).

مزید آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

3 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ان عام اجتماعی اذکار میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ یہ تو ایك خاص ذکر ہے جو بندے اور اس کے رب کے مابین ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اگرچہ افضل اعمال اور اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں شامل ہوتا ہے، لیکن ہر ذکر کے ایك خاص مقام اور جگہ ہے، اور کوئی ذکر وہاں اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا، ان کا کہنا ہے: اسی لیے رکوع اور سجود میں درود پڑھنا مشروع نہیں، اور نہ ہی رکوع کے بعد کھڑے ہو کر.

دیکھیں: جلاء الافهام في فضل الصلاة على محمد خير الانام صلی اللہ علیہ وسلم (1 / 424).

ان دو نقطوں کا تصفیلی بیان دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (88102) اور (82559) اور (22457) اور (21902) کے جوابات کا مطالعہ کریں اس میں بہت تفصیل بیان ہوئی ہے.

لہذا جس کسی نے بھی درود کا یہ طریقہ گھڑا اور ایجاد کیا ہے اس کے لیے اس بدعت سے توبہ کرنی واجب ہے، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں اس میں شرکت کی دعوت دینے سے باز آجائے، اور جس کسی کو بھی اس کے بدعت ہونے کا علم ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ لوگوں میں اس میں شریك ہونے سے منع کرے، اور اس کی دعوت دینے سے بھی روکے اور وہ لوگوں کے دھوکہ میں مت آئے.

اور کسی عقل والے کے بارہ میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ رب العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے روك رہا ہے، بلکہ وہ ت وانہیں اس طرح کے بدعتی طریقہ کو اختیار کرنے سے منع کر رہا ہے کہ اس طرح کے طریقہ سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا.

اور جن جوابات کی طرف ہم نے رجوع کرنے کا کہا ہے اس میں کافی و شافی بیان موجود ہے، آپ اس کا بغور مطالعہ کریں اور غور و فکر کریں.

ہم امید رکھتے ہیں اللہ تعالی اس سے فائدہ دےگا، اور گمراہ مسلمانوں کو صحیح راہ دکھائیگا تا کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کریں.

واللہ اعلم .